ان المراۃ والسماحۃ والندی + فی قبۃ ضربت علی ابن الحشرج

(نمبر ۵) سلف مذکر ہے اسکا فعل مونث اس میں یہہ قابل ہے کہ سلف جمع یا اسم جمع ہے اس لئے اسکے فعل کا مونث ہونا چنداں محذور نہیں ہے باقی مسامحات کا بھی اگرچہ بازتکاب تکلفات بارد وہ جواب ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ اخفش کے نزدیک مبتدا کی خبر میں "فی" لانی درست ہے لیکن تاہم یہ جوابات ملا صاحب کی عبارات کو خراسانی یا افغانی ہونے سے نہیں نکال سکتے کسی عبارت کا اصل قواعد کی رو سے صحیح ہونا اَور بات ہے اور فصیح وسنجیدہ ہونا اَور بات۔

وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم والطول القدیم ھذا اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین ٥

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

علیگڈھ میں قیامت

اور

اس کی علامت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ قیامت کب آویگی تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ

عن ابی ھریرۃ بینما النبی صلی اللہ

علیہ وسلم یحدث القوم جاءہ اعرابی فقال متی الساعۃ فقال اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ (بخاری ص ۲)

جب امانت ضائع ہوگی۔ پھر اس نے سوال کیا کہ امانت کیونکر ضائع ہوگی تو آپ نے فرمایا جب کوئی کام ایسے شخص کے سپرد ہو جو اس کام کا اہل نہو تو تو قیامت کا منتظر رہ۔

ایک حدیث مین آیا ہے علم اُٹھایا جانا جہل بڑھ جانا قیامت کی علامت ہے۔ ایک اور حدیث سے ثابت ہے کہ جب کسی قوم کے سردار ایسے لوگ ہونگے جو اطاعت شریعت سے خارج ہونگے۔ اور اُن کے (امور دین اور دنیا کے) کفیل وہ لوگ بن جائین گے جو اس کفالت کا

ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجہل (بخاری مسلم)
اذا ساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم فارتقبوا عند ذلک خسفا ومسخا وآیات تتتابع (ترمذی)

حوصلہ نہ رکھین گے تو علامات قیامت خسف مسخ وغیرہ کا سلسلہ شروع ہوگا +

ان احادیث کا مضمون عرصہ دراز سے صادق و ظاہر ہو رہا ہے اور اس وقت اس کے مصداق وہ لوگ ہین جو ایسے کامون کے اہتمام کے درپے ہین۔ جن کے وہ اہل نہین ہین۔ مثلاً نماز کی ترغیب اور اسپر تحریض بعض وہ لوگ کرتے ہین جو خود نماز نہین پڑھتے۔ کبھی کمیٹی یا لکچر کے دن ہنر*

* لاہور مین ایک صاحب نے فوائد نماز کے متعلق بڑے زور وشور کا لکچر دیا۔ مگر تحقیق سے ثابت ہوا کہ حضرت خود نماز نہین پڑھتے۔

پیتا کر پڑھ لیتے ہین تو وہ اس کو ضروری و لازمی نہین سمجھتے اور ڈرکے
ملزم رہتے ہین۔ (۲) ممانعت استعمال شراب کے
وہ لوگ در پے ہین اور اس ممانعت کے لئے کمیٹیان قائم کرنے
اور اس مین زور و شور کا لکچر دیتے ہین جو خود شراب
پینا نہین چھوڑتے۔ (۳) ہمدردی قومی و معاونت اسلامی
کے وہ مدعی و مہتمم ہین جن مین ہمدردی کی بو تک نہین۔
(۴) اصول اسلام کی حمایت اور ضرر مخالفین اسلام سے
ان کی صیانت کے متکفل وہ لوگ بننا چاہتے ہین جو اتنا نہین
جانتے کہ اسلام کے اصول کیا ہین اور اسلام کس چیز کا نام ہے
انہین حضرات مین سے ہمارے بد نصیب نوجوان
سر سید احمد خان کی پارٹی ہے۔ جنہون نے اس عظیم الشان
کام کا بیڑا اٹھایا ہے کہ وہ اصول مسائل اسلام کی حمایت
کرین اور مغربی (انگریزی) علوم (سائینس وغیرہ)
کے حملون سے ان کو بچائین۔ اس داعیہ و ارادے کا اظہار
انہون نے ایک اشتہار مین کیا ہے جو علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ
مین شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ نجم الاخبار اٹاوہ کے ایک
شروانی نامہ نگار نے اپنے مضمون مین نقل کر کے یہہ ثابت کر
دکھایا ہے کہ یہہ پارٹی اس کام کے اہتمام کی اہل نہین ہے۔
ذیل مین نجم الاخبار سے وہ مضمون نقل کر کے یہہ ظاہر کرتا چاہتے ہین کہ اس سے یہ اہتمام
اس پارٹی کے سپرد ہونا ہی علامت قیامت ہے جسکا ذکر احادیث مذکورہ بالا مین ہو چکا ہے
وہ مضمون یہہ ہے۔

پیسہ اخبار [illegible]
ابراہیم ... سیالکوٹ

سرسید کا مضمون الہامی

(ماخوذ از نجم الاخبار اٹاوہ)

سرسید احمد خان بہادر نے پہر مذہب اسلام کی طرف توجہ کی ہے۔ اور افسوس! سخت افسوس!! نہایت سخت افسوس!!! کی بات ہے کہ انہون نے وہی اپنی پرانی روش اختیار کی ہے جسکی بارہا شکایت کیگئی ہے۔ اور جہانتک غور کیا جاے اسکا مآل غالبًا یہہ سوچا گیا ہے کہ مذہب اسلام کا سلسلہ درہم برہم ہو جاے۔ سرسید کو قوم کے واسطے بہیک مانگتے ہوئے دیکہا گذشتہ نمایش مین ہیٹر کی اسٹیج (چبوترہ) پر ایکٹ (تماشا) کرتے ہمنے دیکہا لیکن حیف جس والاہمتی کی نرمی اور عاجزی کا برتاؤ انہون نے مسلمانون سے اس پہلو پر کیا اتنی بلکہ اوس سے دس حصہ زیادہ درشتی اور سختی مذہبی پہلو پر مسلمانون سے انہون نے برتی۔ انہون نے قرآن کی تفسیر لکہی اسمین اسلاف پر قہقہے لگائے اور مسلمانون کے دلون کو دکہایا تفسیر مین جبتک تمام عقائد اسلام کی تخریب بزعم خود نہین کر لی اوسوقت تک اونکے قلم کی جنبش اور قلب کا جوش نہ تہما جبتک کوہ طور کو آتش فشان نہین کہہ لیا اوسوقت تک انکو چین نہین آیا اور جبتک ملائکہ اور وحی کی نفی نہین کر لی اسوقت تک اونکو کسیطرح تسلی نہین ہوئی جب مسا[illegible]ن حملون اور صدمون سے تنگ آگئے تو ان بیچارون سے جو ہو سکا انہون نے کیا کفر کے فتوی لکہے۔ اونکی تفسیر کی تردید کی ان کے تدابیر مین مخل ہوئے لیکن سید صاحب نے اس پر ذرہ برابر توجہ نہین کی اور انکی سختی کا تہرمامیٹر ڈگریون (درجون) چڑہتا چلا گیا۔ سید صاحب اور انکے فالوورز (پیرو) جو چاہین سو کہین مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ

اگر سید صاحب مین یہ مذہبی تعصب نہوتا تو آج اونکی تعلیمی کوششین بدرجہا
زیادہ سرسبز ہوئی ہوتین اسکا ثبوت اُس کامیابی سے ہوتا ہے جو سید کو نیشنل
کانگریس کے مقابلہ مین ہوئی جو بات اسبارہ مین اُن کی زبان سے نکلی اسکو تمام
ہندوستان کے مسلمانون نے سنا عام اس سے کہ وہ سید صاحب کے پہلے حامی تھے یا مخالف
اور پھر اپنی زبان سے کہا کسی شہر کی اینٹی کانگریس کے جلسہ کی روئداد لے لیجئے -
اور اسکو پڑھئے اُس شہر کے مقدس علما سر سید کی تائید کر رہے ہین اور کہہ رہے ہین
کہ ہماری بھی اسبارہ مین وہی راے ہے جو سر سید کی ہے - اس تقریر کو دیکھکر ہم کیونکر
مان لین گے کہ اگر مذہب کے درپے سید صاحب نہوے ہوتے تو تمام اُنکی تعلیمی کوششون کے
ہوا خواہ عام مسلمان نہین ہوتے - اس امر کو سر سید خوب سمجھتے ہوے ہین مگر اُن کی عادات
اپنے خیال کو نہین چھوڑنے دیتی - تاریخی شہادت سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ جو لوگ
اپنی اولوالعزمی سے ایسے امور مین کامیاب ہوے ہین تو بعد کامیابی اُنکی اولوالعزمی
ضد سے بدل گئی ہے - کرامویل اور نپولین کے لائف پڑھو اور دیکھو کیا ہوا جس
جمہوری اقتدار کی سعی اُنھون نے کی اور جب عرق ریزی بلکہ خونریزی کے بعد
وہ شخصی اقتدار کم ہوا تو وہ خود مقتدر بن بیٹھے - یہی حال کچھ سید صاحب کی سختیونکا
ہے تفسیر تو خیر اب نہ لکھی جائیگی اسکی وجہ سمجھنے والے سمجھتے ہین مگر ہان وہ سختی ارا
اور پیرایون مین ظاہر ہوتی ہے - مدرسۃ العلوم مین مذہبی تعلیم کا سرگرمی سے اہتمام
ہرگز نہوتا اگر دفع الوقتی کے لیے ایسے اشتہار مشتہر ہونگے جسپر ہم بحث کرنا نہین
چاہتے ہین - لیکن

بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش　　من انداز قدت را می‌شناسم

۹ - اپریل کے انسٹیٹیوٹ گزٹ مین اشتہار چھپا ہے "مضمون ذیل پر
جو صاحب الیہ Peace any (جواب مضمون) لکھینگے اُن کو دو سو روپیہ کا انعام دیا

جائیگا مضمون یہہ ہے "اکثر لوگون کی راے مین یہہ امر مسلم ہے کہ یورپین علوم و فنون کی تعلیم عقائد اسلام سے برگشتگی پیدا کرتی ہے۔ اور ان کی راے مین اسکا علاج ان علوم کی ساتھہ اپنے درجہ کی دینی علوم کی تعلیم دینا ہے اگر یہہ راے صحیح ہے تو یورپین علوم و فنون سے ان مسائل کا اور انکے دلائل جو اس برگشتگی کے باعث ہین بیان کرنی چاہئین۔ اور ان کتب وغیرہ اور ان کے مقامات کا نشان دینا ضرور ہے جن کی تعلیم مین داخل کرنے سے اس برگشتگی کی روک ہو سکے معہ اس بیان کے کہ کس وجہ سے وہ کتابین اور وہ مقامات اسکی روک ہو سکین گی اور اگر یہہ راے صحیح نہین ہے تو جہانتک تفصیل اور دلیل سے اس کی عدم صحت کا بیان ہو سکے بیان کیا جاے"

اس وقت ہم نے اس قصد سے قلم نہین اٹھایا ہے کہ اس مضمون کا جواب مضمون کچھہ لکھین اسکا جواب اس وقت کچھہ لکھنا قبل از وقت ہوگا ہم صرف یہہ دیکھنا چاہتے ہین۔ کہ آیا کوئی مسلمان اس مضمون پر محققانہ ایسے (جواب مضمون) لکھہ سکتا ہے یا نہین: مسلمانون کا انگلش ہائی ایجوکیشن مین جو رتبہ ہے ظاہر ہے اور جسقدر ہم مین اعلی تعلیم یافتہ ہین وہ ظاہر ہین اگر دو چار یا دس پانچ تعلیم یافتہ کہے جا سکتے ہین تو بے دیکھے صرف اس وجہ سے کہ بعض نے بی۔ اے کی اور بعض نے شاذونادر (والشاذ کالمعدوم) ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہے کالج سے نکلنے کے بعد سیر کتب (اور یہی ایک ذریعہ ہے مسائل علوم پر عبور حاصل کرنے اور عملی نظر کو فراخ بنانے کا) کی کماحقہ نوبت ہر ایک کو بہی شاذ آئی ہوگی کیونکہ اول تو اصل خیر سے مسلمانون کو پاس ہونے کے روزے ہوئے اور جو ڈگری لے چکے ہین وہ فکر معاش مین ایسے محو ہین کہ جو کچھہ پڑہا ہے اگر وہ بہی یاد رکہین تو غنیمت ہے۔۔ ان لوگون کی نسبت یہہ گمان کہ انکو تمام یورپین آرٹ اور سائینس پر عبور ہو گیا اور وہ اس کے عالم بن گئے ہین نہین سمجہتا کیونکر صحیح ہوگا۔ بعض جلیل القدر علوم

یورپ کی جیسے راشمر انومی) اعلی تعلیم تو ہندوستان مین ہوتے ہی نہین ہین جب
ان لوگون کو تمام علوم و فنون یورپ پر عبور نہین تو ان کے مسائل کی نسبت یہہ جج ہمنشا
(فیصلہ) کرنا ان سے کیونکر ممکن ہوگا کہ فلان سائینس کا مسئلہ فلان عقیدہ اسلام کے
خلاف ہے پس تصفیہ کیواسطے تو اس امر کی ضرورت ہے کہ جج یا فیصلہ کرنے والا اعلی
علوم یورپ اور اعلی علوم دینیہ سے واقف ہو اور ہم باآواز بلند پوچھتے ہین کہ دکن سے
لیکر پنجاب تک اور بنگالہ سے بمبئی تک کون سا مسلمان ہے جس نے ان دونو دریا
ذخار کو طے کیا ہو جواب یقینی یہہ ہے کہ کوئی نہین ہمارے ہم مذہب گراجوایٹ
(انگریزی تعلیم یافتون) کیحالت اور وسعت نظر یورپین آرٹ اور سائینس کی نسبت
جو کچھہ ہو لیکن ان کو عقائد کا علم پڑہا ہوا تو بالکل نہین ہے جو کچھہ ہے سنا سنایا۔
یہہ تمام بحث اس پہلو پر ہے کہ ہماری ہمقوم انگریزی تعلیم یافتہ لوگون مین سے کوئی
ہمدرد اس اشتہار پر توجہ کرے ورنہ اون سے ایسی توجہ کی بہت کم امید ہے۔
اب متوسط درجہ کی بے چین طبیعتین اور پر زور قلم جب اشتہار کی شق
اول پر مجال سخن نہ دیکھین گے تو لامحالہ اس کے شق ثانی پر جھکین گے اور
جہانتک انکی دماغی قوت اور قلم کی طاقت کام دیگی وہ یہہ ثابت کرین گے کہ علوم
فنون یورپ کی تعلیم مذہب کو ہرگز مضر نہین اور جن بہول بہلیون مین سید صاحب
نے سوال کے شق اول کو ڈالا ہے ان سے بالضرور انکا یہی منشا ہے کہ شق
ثانی مایہ بحث قرار پاوے ورنہ کوئی شخص جو انصاف اور کانشنس سے کام لے یہہ
نہین کہیگا کہ محض علوم عقلیہ عام اس سے کہ وہ اینشینٹ گریک (قدیم یونانی)
ہون یا موڈرن یورپین (موجودہ یورپ) انسان کے دماغ کو مذہب سے مختل کردیتی
ہین۔ دیکھو ہمارے بیان کے عربی فلسفہ نے بہی (جو آزادی پیدا کرنے مین انگریزی
فلسفہ سے بدرجہا کم ہے) بدون مذہبی تسلیم کے کیا کیا ہے کہ لوگون کو مذہب سے

بے پروا اور عقائد سے برگشتہ ابھی کل کا ذکر ہے کہ محسن الملک بہادر انجمن اسلامیہ اٹاوہ کے ایڈریس کے جواب مین کہہ گئے ان کی اسپیچ کے کالم کے کالم کس بیان سے بھرے ہوئے تھے صرف اس بیان سے "اب در حسرت لیزا ذرا نظر ڈالو کہ اگر ہم اپنے علوم قدیم کو چھوڑکر صرف علوم و فنون جدید سیکھین اور اسی کو اپنی ترقی کا سبب سمجھین تو اسکی صورت یہہ ہے کہ اگر مسلمان تمام دنیا کے علوم پڑہجائین اور ساری دنیا کی زبانین سیکھہ لین بی۔ اے۔ ایم۔ اے کیسے بیکین اور نیوٹن ہوجائین مگر اپنے علوم اپنے مذہب اپنے ادب اپنی تاریخ اپنے اخلاق اپنے دین سے ناواقف ہین تو ان کے علم سے جہل اونکی حکمت سے نادانی اونکی تہذیب سے وحشت سو درجہ لاکھ درجہ بہتر ہے" ہم بلند آواز سے کہتا ہون کہ ایسے عالم ایسے حکیم ایسے زباندان قوم کے لئے ایک مصیبت ہونگے نہ کہ رحمت " کیا محسن الملک بہادر کی یہہ راے ایسی ہے کہ سرسری نظر سے دیکھی جاے؟ نہین ہرگز نہین۔

اب ہم ان بزرگون پر مودبانہ نظر ڈالنا چاہتے ہین جو اس کمیٹی کے ممبر مقرر کیئے گئے ہین جو اس مضمون بالا کے صحت و سقم کی جانچ کرینگے وہ یہہ سات بزرگ ہین۔ وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر شمس العلما ذکاء اللہ خان بہادر مولوی محمد ذکاءاللہ صاحب مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب۔ مولانا مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی شمس العلما مولوی محمد حسین صاحب آزاد۔ مولانا مولوی الطاف حسین صاحب حالی۔ آنریبل سید احمد خان صاحب بہادر ایک ایسے (جواب مضمون) کے جانچنے کے واسطے جسمین اعلے علوم و فنون یورپ اور علوم دینیہ کی بحث کیگئی ہو اور ان کے باہمی مقابلہ کے بعد ترجیح و تعدیل کیگئی ہو ایک ایسی کمیٹی کی ضرورت ہے جسکے ممبر دونو علوم سے ماہر ہون۔ اس کمیٹی کے جن دو چار ممبرون (بڑے لمبے چوڑے خطابون سے قطع نظر کیجئے) کی نسبت عالم ہونیکا دعویٰ کیا جاسکتا ہے

وہ صرف عربی کے عالم ہین اگرچہ جب یہہ انکوائری (تفتیش) کیجائیگی کہ انہون نے
علم حدیث کی سند کس سے لی علم تفسیر کس سے پڑھا فقہ کی تحصیل کس سے کی علم کلام
کس استاد سے پڑھا تو شاید نتیجہ کچھہ برخلاف نکلیگا لیکن ہم اس بحث سے قطع نظر کر کے
اس امر کو تسلیم کرتے ہین کہ وہ عالم [illegible] عربی کے ہین لیکن کیا وہ سب یا بعض یورپین
سائنس اور آرٹ کے بھی ماہر ہین؟ اس کا جواب صرف یہہ ہے کہ نہین کیون؟
اس وجہ سے کہ نہ انہون نے کسی کالج مین کسی یونیورسٹی کے بی۔ اے یا ایم۔ اے
کورس کو اسٹڈی (مطالعہ) کیا نہ دس پانچ برس کسی استاد سے ان علوم و فنون
کو مستقل طور سے سیکھا پھر ماہر ہونا کیونکر ممکن ہے اگر بعض صاحبون کے حدت طبع اور ذہن رسا
زمانہ سے بڑی عمر مین انگریزی لٹریچر کیقدر آگاہی حاصل کر لی تو اس سے وہ یورپین سائنس
یا آرٹ کے عالم نہین ہو سکتے۔ شاید شمس العلما خانبہادر ذکاء اللہ صاحب
کی نسبت لوگ غلطی کرین لیکن صرف وہی جو اصل حال سے ناواقف ہین ہم انکی
نسبت صرف اسقدر گزارش کرنا چاہتے ہین کہ رسائل میتھی میٹکس (ریاضی)
اسکا ترجمہ کرنا اور چیز ہے۔ اور یورپین سائنس اور آرٹ کا اسکالر (عالم) ہونا شے
دیگر۔ ہم یہہ پوچھتے ہین کہ جب یہہ کمیٹی ایک مذہبی امر کے فیصلہ کی نسبت جمع ہوگی تو کیا وجہ
کہ اپنے علما کے گروہ مین سے کوئی عالم اسکا ممبر مقرر نہین کیا گیا؟ کیا سید صاحب
یہہ چاہتے ہین کہ جیسے منیجنگ کمیٹی سے کالج کے امور کا تصفیہ کراتے ہین ویسی ہی
کمیٹیون سے ایسے اہم مذہبی امر سنت کا خاتمہ کرالین۔ حاشا ایسی کمیٹی کا فیصلہ
ان لوگون کے حق مین نافذ نہین ہو سکتا جنکو خود دیکھنے اور سمجھنے کی قابلیت
ہی [illegible] ہے۔ ہان لوگ کہ جو لاٹھی کے سہارے چلتے ہین وہ شاید کسی شمس العلما و مولانا
کے فیصلہ پر ایمان لے آوین ورنہ عام طور پر ایسا فیصلہ حجت ہرگز نہین ہو سکتا۔

این شریعت عاشقی ست خسرو ❁ بے [illegible] جمشید نتوان ❁ راقم ۔ ایک [illegible]

اس مضمون مین ہمارے شروانی دوست نے یہہ ثابت کردیا ہے کہ جو پارٹی اس امر عظیم و خطب جسیم کی منتظم بنائی گئی ہے وہ اس اہتمام کی اہل نہین ہے نہ وہ مغربی علوم مین ایسی ماہر ہین کہ ان سے اصول اسلام کے مخالف مضامین کا انتخاب کرسکین اور نہ مشرقی علوم سے ایسے واقف و باخبر ہین کہ ان سے اصول مخالف اسلام کا جواب نکال سکین پہر وہ اصول اسلام کی حمایت اور مغربی حملون سے انکی صیانت کیا کرینگے ؟

ہم اس مضمون پر صاد کرتے ہین اور اسکی توضیح اور تائید مین یہہ کہنا بہی مناسب سمجہتے ہین کہ اس کمیٹی یا پارٹی حامی اصول اسلام مین ایک شخص بہی ایسا نہین ہے جو اصول اسلام سے پوری واقفیت رکہتا ہو یا علوم عربیہ دینیہ مین اسکو کافی مداخلت ہو۔

اس پارٹی کے سرتاج اور افسر اور علوم دینیہ مین ان سب سے بڑہا ہوا معمر اور باخبر آنریبل سر سید ہین انہون نے اصول اسلام کی حمایت اور اصول مخالفہ کی مدافعت مین جو کچہ اس وقت تک کیا ہے وہ ناظرین تہذیب الاخلاق اور تفسیر احمدی اور انکے متعلق پرچہ ہائے اشاعۃ السنہ پر مخفی نہین ہے۔

آپ نے اس حمایت و مدافعت مین جو کیا ہوا ہے اسکا ماحصل اصول اسلام سے انکار یا تاویل ہے یہہ آپ سے نہین ہوئیگا کہ مسائل علوم مغربی آپنے اصول اسلام کے تابع کیا ہو۔ اسی پر باقی حضرات کے معلومات و حمایت و مدافعت کا قیاس ہو سکتا ہے اور یہہ مصرعہ ~ قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ اس قیاس کی صحیح سند ہے۔

ان مین بعض حضرات جو بعض مسائل مین سر سید سے مخالفت کرکے اپنے آپکا اونکے اتباع و ذریات سے خارج اور اپنے معلومات کا اونکے معلومات سے فائق ہونا جتا رہے ہین اور وہ اپنی مادری زبان (اردو) مین مشہور ہونے کے سبب

انکو

بیعلمون مین اہل علم کہلاتے ہین - وہ واقع مین دینی معلومات کی نظر سے سرسید پر کچھ
فوقیت نہین رکہتے بلکہ اُنکے معلومات سرسید کے معلومات سے بدرجہا کمتر ہین -
آنکی اردو دانی نے انکو محض بیعلمون اور علوم دینیہ سے ناواقفون کی نظرون مین عالم
بنا رکہا ہے اہل علم تو انکو علوم مسائل اسلام سے ناواقف جانتے ہین اور سرسید
کے مثل بہی نہین سمجھتے -

وہ حضرت بمقام لاہور تشریف لائے تو ایک انگریزی خوان نوجوان نے
جو سرسید کا بڑا معتقد ہے جواز سود کا مسئلہ آپ سے پوچھا آپنے جواب مین فرمایا کہ بہائی
بحث کو تو بڑی گنجایش ہے مگر مین تو سود لیتا ہون *

ایک شخص کی یہہ روایت ہے کہ کسی موقع پر آپنے فرمایا کہ مسئلہ سود مین صاحب
شریعت نے کوئی قطعی فیصلہ نہین کیا - اسیوجہ سے بعض صحابہ نے کہا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوے اور مسئلہ سود کی تفصیل نہ بتا گئے
آپنے آنحضرت صلعم کا قول سود کے باب مین یا بعض صحابہ کا یہہ قول کسی اہل علم کی مجلس مین
سنا یا اتفاقاً کسی کتاب مین دیکہہ لیا ہوگا آپکو اس امر کا علم نہین ہے کہ مسئلہ سود مین
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مین اجمال یا اقتصار پایا گیا ہے اور اسپر بعض
صحابہ نے افسوس یا اشکال ظاہر کیا ہے وہ بیع کے سود سے متعلق ہے جسکو تفضل
یعنے بڑہوتی کا سود کہا جاتا ہے اور اسکی صورت یہہ ہے کہ چاندی کا چاندی
سے یا سونے کا سونے سے یا نمک کا نمک سے یا کہجور کا کہجور سے یا جو کا جو سے یا
گیہون کا گیہون سے مبادلہ کرین تو انمین کمی زیادتی کر لین یعنے ایک تولہ

---

* بنک مین آپکا روپیہ جمع ہے جسکا سود آپ لیتے ہین کسی اور کو آپ روپیہ دیتے
ہین تو اسکا سود بہی نہین چہوڑتے -

چاندی کے بدلے دو تولہ چاندی لین یا ایک سیر گیہون کے بدلے دو سیر گیہون
لین و علےٰ ہٰذا القیاس۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع کے سود لینی بڑہتی
کی ممانعت کا حکم دیا تو صرف ان چہ چیزونکا ذکر فرمایا۔ ان سے علاوہ اشیاء (لوہا۔
چونا۔ گھی۔ تیل۔ ترکاری وغیرہ) کے ہمجنس کے ساتھ مبادلہ کرنے مین کمی وبیشی
کا کچہہ حکم نہین فرمایا ان چیزون کے حکم کی ترک تفصیل کے سبب ان چیزون کے
تبادلہ کی کمی وبیشی مین علماء کا اختلاف ہو گیا ہے اور انہین چیزون کے بیع
مین کمی وبیشی کا حکم معلوم نہین ہونے پر بعض صحابہ نے افسوس یا اشکال
ظاہر کیا ہے اس سے وہ سود ہرگز مراد نہین ہے جو قرض کے عوض لیا یا
دیا جاتا ہے۔ اس سود قرض کی حرمت مین نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کلام مین کچہہ اجمال ہے نہ صحابہ وغیرہ مجتہدین مین کچہہ اختلاف ہے۔

ایک اور شخص نے آپ سے مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی
پہننے کا حکم پوچھا اس کے جواب مین آپنے کہا کہ مرد کے لئے سونا پہننا
ایسا ہے جیسا کسی شخص کا پختہ عمارت یا محل بنانا جو انگوٹھی پہننے والے
پر اعتراض کرے وہ پہلے اپنا پختہ گھر ڈھا لے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ایک قبہ بنانے پر سلام کا جواب نہ دیا
وہ قبہ گرا کر آیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس فتوے دینے کے وقت
آپ کو یہ علم نہ تہا اور غالبا اب بہی نہ ہوگا۔ کہ پختہ گھر بنانا مطلقاً حرام وممنوع نہین
ہے ضرورت کے وقت اور نیک نیتی سے پختہ مکانات بنوانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے ثابت ہے اور سونے کی انگوٹھی کسی حالت
مین اور کسی نیت سے بہی درست نہین ہے اسی قسم کے آپ کے اور
بہت سے فتوے مین جن سے آپ کے معلومات کا ناظرین کو اندازہ

ہو سکتا ہے اب آپ کی عملی حالت بیان کیجاتی ہے جس سے ناظرین کو کچھ اندازہ ہو سکیگا کہ آپ کے دل میں شریعت کی کیسی عظمت ہے اور ہمارے حلیہ اسلام کی حمایت آپ سے کسقدر ہوگی۔

آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند نہیں ہیں۔ لاہور میں آپ تشریف لاکے اور لوگوں کو لکچر (وعظ) سنائے تو ایک دن آپ تین چار نمازیں نوش جان فرما گئے ایک مجلس سامعین و احباب میں آپ اپنے لکچر کی تاثیر و تبلیغ کا حال پوچھنے لگے تو ایک شخص نے جو ظہر سے عشا تک آپ کا رفیق رہا تھا بیان کیا کہ لوگ آپ کے لکچر کی تعریف کرتے ہیں مگر ساتھ اس کے یہ بھی کہتے ہیں کہ مولانا صاحب نماز نہیں پڑھتے جسکے جواب میں آپ نے ایک نیچری دوست کی طرف (جو اس پارٹی حامی اصول اسلام کا ممبر ہے) اشارہ کرکے فرمایا کہ اس کمبخت نیچری نے میرے کپڑے ناپاک کر کے مجھے نماز سے روک دیا ہے۔

اسی قسم کے آپکے اور معلومات و حالات ہیں جن سے صاف ثابت ہے کہ آپ سر سید کے ذریات سے ہیں۔ علماً و عملاً ان پر کوئی فوقیت نہیں رکھتے۔

مدعیان فوقیت کے علم و عمل کا جب یہ حال ہے تو اس ہی سے سر سید کے ذریات کا (جو اقرار بالسان و تصدیق بالجنان دعاوی بالارکان سر سید کی پیروی پر ایمان ظاہر کر رہے ہیں) آسانی اور یقین کے ساتھ اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے علم و عمل کے ذریعہ سے اصول اسلام کی کسقدر حمایت کر سکتے ہیں اور ان کو مغربی حملوں سے کیونکر بچا سکتے ہیں۔

ہماری ناقص رائے میں سر سید نے تجویز تو خوب سوچا ہے مگر

اس کی تعیین و تکمیل کے لیے مناسب ہے کہ وہ موجودہ کمیٹی کو توڑ کر ایسے ممبروں کا انتخاب بہم کریں اور ان ممبروں کے دو پارٹ (یا حصے) بنا دیں ایک پارٹ ماہرین انگریزی دان کا ہو جو کتب علوم مغربی سے اصول مخالف اسلام کا استخراج کرے۔ دوسرا پارٹ علماے معقول و منقول ماہرین فروع و اصول اسلام کا جو اصول مخالف اسلام کا عقلی جواب دے سکیں۔ ان اصول کو اصول اسلام کے مطابق و موافق کریں یا (نہ ہو سکے تو) انکو بدلائل عقلیہ رد کر دیں۔

ان انتخاب کے وقت اور آیندہ کے لیے ہمیشہ وہ اس شعر کو پیش نظر رکھہ لیا کریں۔

اذا کان الغراب دلیل قوم سیھدیہم طریق الھالکینا

اخیر میں ہم اپنے نوجوان بھائیوں کے حق میں جناب باری میں یہہ دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کی ہمت اور عزم میں برکت دے اور ان سے دین کا کام لے۔ آمین ثم آمین۔

شوہر اور والدہ

کے حقوق میں موازنہ

ایک مقتدر رئیس نے اپنی دختر نیک اختر کا